سورہ روم	بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○	ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُونُوا مِنَ المُشرِکِینَ ○ مِنَ الَّذِینَ فَرَّقُوا دِینَهُم وَکَانُوا شِیَعًا کُلُّ حِزبٍ بِمَا لَدَیهِم فَرِحُونَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

﴿۲۴ جمادی الاوّل ۱۴۳۲ھ بمطابق 29 اپریل 2011﴾

عنوان

نیکیوں کے فوائد

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اب آپ خطبہ جمعة المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.or

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○

حاضرین کرام! تلاوت کی گئی آیت مبارکہ کی روشنی میں آج میرا موضوع ''نیکیوں کے فوائد اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

زمین کی خوبصورتی:

آسمان کی خوبصورتی ستاروں سے ہے زمین کی زینت پرہیز گاروں سے ہے۔ مقصد زندگی اللہ رب العزت کی بندگی اور مقصد حیات اللہ تعالی کی یاد ہے۔

زیادہ شان والا کون؟

فرمایا گیا یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اے انسانوں! اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی ہم نے تمہیں ایک نر اور مادہ سے پیدا کیا یعنی ایک ماں اور باپ سے پیدا کیا وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اور پھر تمہارے قبیلے اور خاندان اسلئے بنائے کہ آپس میں پہچان ہو سکے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ شان والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ لہٰذا نہ گورے کو کالے پر فضیلت، نہ عربی کو عجمی پر فضیلت، نہ ہی امیر کو غریب پر فضیلت ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بے شک تم میں سے اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ شان والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے

اللہ کے قرب کا پیمانہ:

اللہ تعالی کا قرب بندوں کے ساتھ ان کے تقوی کے مطابق ہے، جو جتنا پرہیز گار ہوگا وہ اتنا ہی اللہ تعالی کے قریب ہوگا، اس کو ایک پیمانہ بنا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالی کے قرب کو ماپنا ہو تو انسان کے تقوی سے ماپنا چاہیے اسی لیے فرمایا،

اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ○ اس کے ولی وہی ہوتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں

قرآن نیکیوں سے بھرا ہوا ہے:

قرآن کریم میں دیکھیں تو ہر چند آیتوں کے بعد نیکی کا تذکرہ ہے جیسے کوئی آدمی تھال سجاتا ہے تو میوے اوپر اوپر رکھتا ہے اسی طرح اللہ نے نیکی کے لفظ سے اپنی کتاب کو سجایا ہے۔ قرآن پڑھتے چلے جائیں تو نیکیوں کا تذکرہ یوں آئے گا کہ یہ لفظ جگمگاتا ہوا نظر آئے گا بلکہ ایک آیت کے اندر دو دو دفعہ نیکی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ میں ایک فقرے میں ایک بات کو دو دفعہ دہراؤں ایسا کرنے سے اس بات کی بڑی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک سانس میں دو دفعہ یہ بات کہہ گیا اللہ تعالی نے ایک فقرے میں دو دفعہ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالی حکم دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ دیکھا اِتَّقُوْا رَبَّکُمْ امر کا صیغہ ہے حکم دیا جا رہا ہے کہ اِتَّقُوْا رَبَّکُمْ اپنے رب سے ڈرو اور نیکی کو اختیار کرو۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ دیکھا اس آیت مبارکہ میں دو دفعہ نیکی (تقوی) کا حکم دیا گیا ہے آیت کے شروع میں بھی نیکی کا حکم دیا گیا ہے اور آخر میں بھی نیکی کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰہَ یہاں بھی ایک آیت میں دو دفعہ نیکی (تقوی) کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نیکی کی کوئی حد نہیں:

شریعت نے ہر چیز کی حد متعین کردی لیکن جہاں نیکی کا تذکرہ آیا تو میدان کھلا چھوڑ دیا ہے فرمایا فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ تم تقویٰ (نیکی) اختیار کرو جتنی تمہارے اندر استطاعت ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ اے ایمان والو تم تقویٰ (نیکی) اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ (نیکی) اختیار کرنے کا حق ہے۔ اللہ اکبر۔ تقویٰ (نیکی) کی کتنی اہمیت واضح ہو جاتی

نیکی کے فوائد:

نیکی عجیب نعمت ہے اور اس کے اختیار کرنے سے نعمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بصیرت عطا ہوتی ہے، قرآن پاک میں ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ اور جو کوئی نیکی (تقویٰ) کو اختیار کرتا ہے یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُعْظِمْ لَہٗ اَجْرًا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کے اجر کو بڑا کر دیتا ہے یعنی اس کو اجر بہت زیادہ عطا فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ اے ایمان والو! اگر تم نیکی (تقویٰ) اختیار کرو گے۔ تو یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وہ تمہیں قوت فارقہ عطا فرمائے گا۔ فرقان کیا ہوتا ہے؟ ایسا نور جو فرق بین الحق والباطل کر دیا کرتا ہے۔ ایسی بصیرت عطا کر دی جاتی ہے۔ فرقان عطا کر دیا جاتا ہے اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا اگر تم نیکی اختیار کرو گے تو تمہیں فرقان عطا کر دے گا۔ جب انسان نیکی (تقویٰ) کو اختیار کرتا ہے تو برکتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

فائدہ کیا ہے؟

فائدہ کیا چیز ہے؟ یہ لفظ انگریزی کی ڈکشنری میں تو نہیں ملے گا۔ البتہ اس کی حقیقت اللہ والوں کی زندگی میں نظر آئے گی۔ آج کی دنیا فائدے کو مانے یا نہ مانے ہم مانتے ہیں

جسم کی غذا:

وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰٓی اور اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے ہیں اور نیکی (تقویٰ) کو اختیار کرتے لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ہم آسمان سے اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ دوسری جگہ فرمایا اگر یہ کتاب پر ایمان لاتے اور عمل کرتے لَاَکَلُوْا مِنْ فَوْقِھِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِمْ ہم ان کو وہ نعمتیں کھلاتے، جو اوپر سے اتارتے ہیں اور وہ نعمتیں کھلاتے جو پاؤں کے نیچے سے نکالتے ہیں مفسرین اس کی عجیب تفسیر بیان فرماتے ہیں، انسان دو چیزوں کا نام ہے۔ ایک جسم اور ایک روح، جسم مٹی سے بنا مِنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ جسم سے مٹی بنا اور اس کی ضروریات بھی مٹی سے نکلتی ہیں۔ مثلاً زمین سے پانی نکلتا ہے۔ گندم زمین سے نکلتی ہے، لباس کی فصل زمین سے نکلتی ہے، مکان زمین سے نکلی ہوئی چیزوں سے بنتا ہے، انسان کی دوسری ضروریات زمین سے نکلنے والی چیزیں ہیں، پھل زمین سے نکلنے والی چیزیں ہیں یہ جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب زمین سے نکلنے والی ہیں۔ اللہ اکبر۔ جی ہاں جسم مٹی سے بنا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی ضروریات کو بھی مٹی میں رکھ دیا ہے کہ ادھر سے پوری ہوتی رہیں

روح کی غذا:

انسان کی روح عالم امر سے آئی ہوئی چیز ہے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا امر ہے۔ روح عالم امر سے آئی ہوئی چیز ہے اور اس کی ضرورت بھی اوپر سے آنے والے انوار و برکات ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ روح کی غذا اوپر سے آنے والے انوار و برکات ہیں اور جسم کی غذا نیچے زمین سے نکلنے والے ثمرات ہیں فرمایا لَاَکَلُوْا مِنْ فَوْقِھِمْ تو ہم ان کو وہ نعمتیں کھلاتے جو ان کی روحانی غذا بنتی۔ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِمْ اور ان کو وہ نعمتیں کھلاتے جو ان کی جسمانی غذا بنتی نیکی (تقویٰ) ایسی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق کے دروازے کھول دیتا ہے لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِھِمْ اٰیَۃٌ قوم سبا کے مساکن میں نشانیاں ہیں کیوں؟ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ دائیں بائیں دونوں طرف باغات کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ کھاؤ اپنے رب کا دیا ہوا رزق اور اس کا شکر ادا کرو بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ پاکیزہ شہر ہے اور اس کا رب ان کی کوتاہیوں کو معاف کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ تو کہتے ہیں کہ کھاؤ اور شکر ادا کرو جس کا کھائیے اس کا گیت گائیے۔ نیکی (تقویٰ) کو اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ روٹی بھی دے گا اور بوٹی بھی دے گا۔ کاریں بھی دیگا اور بہاریں بھی دیگا۔ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ اس نیکی (تقویٰ) کے سبب عطا کرتا ہے۔ لیکن جب انسان ناشکری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو روک لیتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ اگر تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو میں ضرور بالضرور اپنی نعمتیں زیادہ کروں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے تو بے شک میرا عذاب شدید ہے

ایک قوم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تذکرہ فرمایاوَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا قَرْیَۃً اور اللہ تعالیٰ مثال بیان کرتا ہے ایک ایسی بستی کی کَانَتْ اٰمِنَۃً مُّطْمَئِنَّۃً جس میں امن بھی تھا اور اطمینان بھی تھا، دولفظ کیوں کہے؟ امن کہتے ہیں باہر کے دشمن کا ڈر نہ ہو اطمینان کہتے ہیں کہ اندر کا غم نہ ہو۔ تو فرمایا امن بھی تھا، اطمینان بھی تھا یَاْتِیْھَا رِزْقُھَا رَغَدًامِّنْ کُلِّ مَکَانٍ چاروں طرف سے ان پر رزق کی بہتات ہوتی تھی۔ پھر کیا ہوافَکَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی فَاَذَاقَھَا اللّٰہُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا کَانُوْیَصْنَعُوْنَ O اللہ تعالیٰ نے ان کو بھوک ننگ اور خوف کا لباس پہنادیا کہ عمل ایسے کرتے تھے۔ اگر انسان ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو چھین لیتے ہیں۔ اور اگر انسان نیکی (تقویٰ) کو اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ رزق کے دروازے کھول دیتے ہیں وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا اللہ تعالیٰ اس کیلئے سبیل پیدا کردیتے ہیں یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ ایسی طرف سے رزق دیتے ہیں جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

نیکی اور رزق کے دروازے:

رزق کس کے ذمہ ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ذمہ۔ ہاں میں اس کا بھی قائل ہوں کہ ہمیں اپنی زندگی میں ایک ترتیب رکھنی چاہیے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ زندگی میں ترتیب ہی کوئی نہ ہو ترتیب ہونی چاہیے۔ تاہم محنت تو ہم کریں مگر نگاہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر لگی ہوئی ہوں۔ جب یہ حال ہوگا تو کوئی بندہ رشوت نہیں لے گا۔ جب اس کی نظریں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوں گی تو پھر ملاوٹ کا مال کوئی نہیں کھائے گا، اس لئے کہ پھر وہ اللہ سے مانگے گا۔ جب اللہ کو بھول کر اسباب پر نگاہیں لگ جاتی ہیں تو پھر یہ ساری مصیبتیں کھڑی ہوجاتی ہیں۔ لہٰذا نیکی (تقویٰ) کو اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ رزق کے دروازوں کو کھول دیں گے۔

نیکی ہر جگہ فائدہ دیتی ہے:

آپ کہیں گے نیکی، نیکی کچھ آگے بت بھی سمجھاؤ نیکی (تقویٰ) ہے کیا؟ یہ وہ نعمت ہے جو دنیا میں بھی کام آتی ہے، برزخ میں بھی کام آتی ہے، حشر میں بھی کام آتی ہے، جنت میں بھی کام آتی ہے، ہر جگہ پہ کام آتہ ہے یہ نیکی (تقویٰ) عجیب تریاق ہے ہر ہر جگہ کام آتا ہے۔ سنیئے قرآن وَقَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہِ اسْتَعِیْنُوْابِاللّٰہِ وَاصْبِرُوْا اور کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو، اپنے اندر صبر وضبط پیدا کرواِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ بے شک یہ زمین اللہ کی ہے یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنادیتا ہے وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ O اور عاقبت تو متقین کیلئے ہے۔ دیکھا دنیا بھی سنوری اور رزق بھی ملا، آخرت میں عاقبت بھی سنوری۔ تو تقویٰ (نیکی) وہ نعمت ہے جو دنیا کو بھی سنوارتا ہے اور آخرت کو بھی۔

ایک پیغمبر کا واقعہ:

سورۂ یوسف جس کو قرآن نے احسن القصص کہانَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ خاص طور پر بڑا سبق ہے اس سورہ میں اس لیے اس کو اتنا اہم بتایا گیا کہ اس میں اللہ تعالیٰ دو جماعتوں کا تذکرہ کرتے ہیں ایک جماعت یوسفؑ کے بھائیوں کی اور ایک جماعت یوسفؑ کی۔ جی ہاں کئی بندے اکیلے ہوتے ہیں لیکن اپنی ذات میں ادارہ ہوتے ہیں۔ ایک ہوتے ہیں لیکن جماعت سے زیادہ بھاری ہوتے ہیں۔ دلیل قرآن سے پیش کرتا ہوں اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً بے شک ابراہیمؑ امت تھے دیکھا! جی ہاں ایسا بھی ہوتا ہے تو ایک جماعت یوسفؑ کی اور دوسری جماعت ان کے بھائیوں کی۔ بھائیوں پر امتحان آیا وہ کہنے لگے ہم یوسفؑ کو قتل کردیتے ہیں اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِاطْرَحُوْہُ اَرْضًا ہم یہ گناہ کرگزرتے ہیں اور پھر اس کے بعد ہم توبہ کرکے نیک بن جائیں گے چنانچہ گناہ کرگزرے۔ یوسفؑ پر بھی امتحان آیا وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ھُوَفِیْ بَیْتِھَاعَنْ نَّفْسِہٖ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی کہ ایسے امتحان سے بھی بچ گئے حتیٰ کہ گواہیاں دے دیں عورت نے اور کہنا پڑا مالک کو یُوْسُفُ اَیُّھَاالصِّدِّیْقُ اے سچے یوسف سبحان اللہ اللہ اکبر۔ پھر کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے پھر ان کو جیل سے نکال کر تخت پر بٹھادیا۔ پھر یوسفؑ نے کہا مجھے (Finance Minister) بنادو، نبی تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں صلاحیت بھی عطا فرمائی تھی۔ وہ حکومت کی باگ دوڑ سنبھال سکتے تھے۔ حکومت چلا کر دکھائی۔ قحط پڑجاتا ہے، بھائیوں کی جماعت ساری کی ساری قحط کا شکار ہوگئی، یوسفؑ اس قحط میں بھی تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نچوڑ نکالتے ہیں۔ قرآن پاک میں منظر بیان کرتے ہیں اور عجیب ہے وہ منظر۔ یوسفؑ کے بھائی آرہے ہیں، غلہ مانگنے کیلئے۔ پیسے پورے نہیں ہیں، غلہ پورا مانگتے ہیں کہتے ہیں پیسے تو پورے نہیں آپ کوئی صدقہ خیرات کردیں یہ بھی نبیؑ کے بیٹے، وہ بھی نبیؑ کے بیٹے۔ یہ امتحان میں ناکام، وہ امتحان میں کامیاب یہ تخت پر ہیں وہ فرش پر ہیں۔ قرآن نقشہ بیان کرتا

ہے۔ سبحان اللہ۔ قربان جائیں کیا کتاب ہے۔ فرمایا قَالُوْا کہنے لگے يَآ اَيُّهَا الْعَزِيْزُ اے عزیزِ مصر مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰتٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ O ہمیں اور ہمارے اہلِ خانہ کو تنگ دستی نے بے حال کر دیا اور ہم پیسے بھی اتنے لائے ہیں جو پورے نہیں، ہمیں وزن پورا دے دو اور ہمارے اوپر صدقہ خیرات کر دیجئے بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والوں کو جزا دیتا ہے جب یوسفؑ نے دیکھا کہ یہ حالت ہوگئی ہے تو پوچھا مَا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ تم نے یوسف کے ساتھ کیا کیا تھا؟ کہنے لگے اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ کیا آپ یوسف ہیں؟ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا اَخِيْ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی (بنیامین) ہے۔ تحقیق اللہ نے ہم پر احسان کیا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ جو متقی ہوتا ہے اور اپنے اندر صبر و ضبط پیدا کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ O بے شک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتا لہٰذا ہر دور میں ہر زمانے میں جو یوسف صفت بنے گا اللہ تعالیٰ فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دے گا۔ دیکھنا دنیا بھی بنے گی اور آخرت بھی بنے گی

دل اور گند خانہ:

ہم دلوں پر محنت نہیں کرتے۔ یہ تقوی (نیکی) کہاں ہوتا ہے؟ التقویٰ ھھنا اشار الی الصدر نبی ﷺ نے سینے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ تقوی (نیکی) تو یہاں ہوتی ہے لہٰذا اس دل کو بدلنا پڑیگا۔ پھر اس کے اندر نیکی یعنی تقوی پیدا ہوگا۔ آج ہم نے دل کو صنم خانہ بنالیا، بت خانہ بنالیا، بلکہ سچ کہوں کہ دل کو گند خانہ بنالیا ہے مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ O دل میں مورتیاں رکھی ہوئی ہیں کسی نے دل میں لڑکی کی مورتی رکھی ہوئی ہے، کسی نے مال پیسے کی مورتی رکھی ہوئی ہے، کسی نے عہدے کی رکھی ہوئی ہے۔ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ تو جس دل میں غیر کی تصویر ہو اس دل میں اللہ کی تجلیات کیسے آسکتی ہیں؟ اس دل کو سنوارنا پڑے گا، اسے بنانا پڑے گا، اس دل پر محنت کرنا پڑے گی، تب نیکی یعنی تقوی دل میں آئے گا اور آپ اس نیت سے پڑھیں کہ اے اللہ تعالیٰ ہم پڑھتے جائیں گے اور عمل کرتے جائیں گے۔ اپنی ذات کو مقدم رکھیں اُوْصِيْ نَفْسِيْ اَوَّلًا وَاِيَّاكَ بَعْدَهٗ اپنے آپ کو مقدم رکھیں۔ یہی تو وجہ ہے کہ تقوی (نیکی) زندگیوں میں نہیں ہے۔ باتیں کرتے ہیں لوگوں پر اثر نہیں ہوتا۔ شکوہ کرتے ہیں کہ لوگ بات نہیں سنتے جو اتنا قریب ہے پھر وہ کان کہاں سنیں گے جو اتنا دور بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم جو بولیں ہمارے اپنے کان بھی سنیں، ہمارا اپنا دماغ بھی سوچے، ہمارا اپنا دل بھی اس پر عمل کرے کہ ہم کیا بول رہے ہیں؟ ہم لوگوں کیلئے بولتے ہیں، ہم اپنی نیت بھی کریں کہ ہم قرآن و حدیث اس لیے پڑھ رہے ہیں کہ ہم پڑھیں گے اور عمل کریں گے۔

محترم سامعین:

نیکی صرف یہ نہیں ہے کہ نماز پڑھو حج کرو زکوٰۃ دو قرآن پڑھو ہم لوگ نیکی ان ہی چیزوں کو تصور کرتے ہیں جبکہ نیکی عام ہے، سچ بولنا بھی نیکی ہے، امانت سے کام کرنا بھی نیکی ہے، والدین کا احترام بھی نیکی ہے، بیوی بچوں کی دیکھ بھال بھی نیکی ہے بڑوں کا ادب بھی نیکی ہے، چھوٹوں پر شفقت بھی نیکی ہے، اپنی صفائی کرنا، گھر کی صفائی کرنا، گلی کی، محلے کی، شہر کو ملک کو صاف رکھنا بھی نیکی ہے، وعدہ پورا کرنا بھی نیکی ہے خود اچھے کام کرنا کسی کو اچھے کام کرنے کیلئے کہنا یہ بھی نیکی ہے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا یہ بھی نیکی ہے بوڑھے لوگوں کو روڈ کراس کروانا یہ بھی نیکی ہے گالی نہ دینا یہ بھی نیکی ہے پڑوس کا خیال رکھنا یہ بھی نیکی ہے الغرض ہم دنیا میں صبح سے شام، شام سے صبح جتنے بھی اچھے کام کرتے ہیں سب پر اللہ کی طرف سے نیکی ملتی ہے سب سے بڑھ کر نیکی یہ ہے کہ خود بھی مسجد میں آئیں اور دوسروں کو بھی لیکر آئیں خود بھی نماز پڑھیں دوسروں کو بھی کہیں آپ وعدہ کریں انشاء اللہ آئندہ سے اپنے ساتھ ایک بھائی کو ضرور مسجد میں لیکر آئیں گے اللہ سے دعا ہے کہ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے امین

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گمشدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہوجائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین